www.urdupalace.com

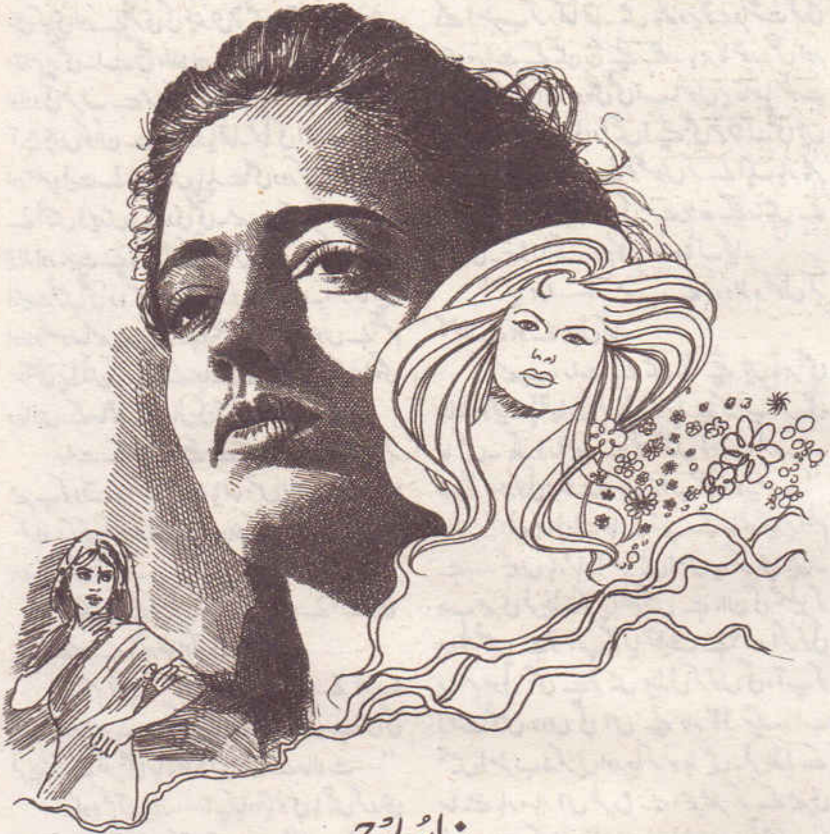

نیا سورج

نزہت جبیں ضیا

اکتیس دسمبر کی رات تھی۔ نئے سال کا آغاز ہونے والا تھا۔ میں نئے سال کی آمد پر جہاں نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ ملک میں امن کی، گھر کی سلامتی، عزیز رشتے داروں کے لیے نیک تمناؤں کی دعا کررہی تھی۔

وہیں یاور اسے اپنے دوستوں کے ساتھ سیلبریٹ کررہے تھے تو میرب اپنی فرینڈز کے ساتھ گھر کے ڈرائنگ روم میں اودھم بازی اور طوفانِ بدتمیزی کے ساتھ ہنگامہ کرتے ہوئے نئے سال کی خوشیاں منارہی تھی۔ مما

www.urdupalace.com

یعنی میری ساس تو آج ٹائم سے پہلے ہی سو چکی تھیں کیونکہ انہیں صبح، صبح کسی فنکشن میں جانا تھا اور بقول ان کے فزیش نیس کے لیے پوری نیند کا ہونا ضروری تھا۔ مما کی یہی گہری اور بے فکری کی نیند ہی تو تھی جو آج میرب اس مقام پر تھی۔ اسے صحیح، غلط اور اچھے، برے کی تمیز نہ تھی۔ اولاد کی طرف سے مما کی بے اعتنائی اور بے پروائی نے آج بچوں کو اُن سے دور کر دیا تھا۔ مما کی اسی خود پسندی اور مصروفیت نے ہی انہیں پاپا سے بھی دور کر دیا تھا اور پاپا نے انہیں ڈیورس دے دی تھی۔ میرب ایک اکھڑ، بدتمیز، بولڈ اور بہت بے باک لڑکی تھی جس کی نظر میں کسی کی کوئی اہمیت نہیں تھی، وہ کسی حد تک بگڑی ہوئی تھی۔ اگر مما اپنی اولاد خصوصاً میرب پر صحیح توجہ دیتیں تو وہ آج یوں بے ہنگم موسیقی پر ڈانس کرنے کے بجائے میری طرح اچھی، اچھی دعاؤں کے ساتھ نئے سال کی آمد کا اہتمام کرتی۔

رات کے دو بج چکے تھے، میں نے ایک بار جا کر میرب کو وقت کا احساس دلایا تھا جس پر اس نے منہ بنا کر او کے کہہ کر دروازہ دوبارہ بند کر لیا تھا۔ دو بجے کے بعد یاور بھی آ گئے۔

''ہیپی نیو ائیر ڈیئر......'' انہوں نے آتے ہی پیار سے میرے ہاتھ تھام کر مجھے وش کیا۔

''سیم ٹو یو۔'' میں نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔ ''یاور، میرب سے کہیں کافی رات ہو گئی ہے اس کی فرینڈز نے گھر بھی جانا ہوگا آج کل کے حالات......''

''اوہ کم آن یار......! یہ کیا دقیانوسی باتیں کر رہی ہو؟ یونو......! آج باہر کتنا ہنگامہ ہے۔'' یاور نے میری بات بھی مکمل نہ ہونے دی تھی۔

''شہر میں کتنی رونقیں لگی ہیں، تم کو کیا پتا؟ تم تو اس معاملے میں آدم بیزار ہو، بوڑھی روح، میرب کوئی بچی نہیں ہے کہ اسے سمجھایا جائے اور گزشتہ کئی سالوں سے وہ اسی طرح نیو ائیر سیلیبریٹ کرتی ہے اس لیے تم بھی سو جاؤ۔'' وہ میرا مذاق اڑاتے ہوئے سگریٹ کا جلتا ہوا ٹوٹا ایش ٹرے میں مسل کر واش روم کی طرف بڑھ گئے۔ ''اچھا سنو! مجھے جلدی مت جگانا۔'' یاور چینج کر کے آئے اور کہتے ہوئے بیڈ پر لیٹ گئے۔ میں ان کو دیکھتی رہ گئی۔ بڑا عجیب سا ماحول تھا یہاں کا ڈرائنگ روم سے آتی ہوئی شور وغل کی آوازوں نے مجھے ڈسٹرب کر رکھا تھا۔ میں کچھ دیر تو برداشت کرتی رہی، رات کے تین بج چکے تھے۔ باہر کا شور وغل اور دھما چوکڑی بھی بند ہو چکی تھی اب ماحول پر خاصا سکوت طاری تھا، سردیوں کی راتیں ویسے بھی خوفناک لگتی ہیں باہر کی خاموشی اور سناٹے کو محسوس کر کے ایک بار پھر میرے قدم ڈرائنگ روم کی سمت بڑھ گئے۔ میں نے آہستگی سے ڈرائنگ روم کا دروازہ ناک کیا۔

''کیا ہوا......؟'' میرب نے دروازہ کھول کر جھنجلاتے ہوئے سوال کیا۔

''میرب، رات کے تین بج چکے ہیں باہر بھی سناٹا ہو گیا ہے تمہاری فرینڈز کو چاہیے کہ اب گھر چلی جائیں۔ بلکہ ڈرائیور سے کہو انہیں ڈراپ کر دے۔ خدانخواستہ کوئی مسئلہ نہ ہو جائے اب ختم کرو یہ سب۔''

''افوہ بھابی! نہ جانے آپ کے ساتھ کیا پرابلم ہے...... کیوں بار، بار آ کر ہمیں ڈسٹرب کر رہی ہیں۔ جب میری فرینڈز کو پرابلم نہیں ہے، ان کی فیملیز کو پرابلم نہیں ہے تو آپ کو کیا تکلیف ہے؟ اور اگر کوئی پرابلم ہوتی بھی ہے تو میں ہینڈل کر لوں گی، آپ کو زحمت نہیں دوں گی اس لیے فار گاڈ سیک، اب ہمیں ڈسٹرب نہ کریں اور جا کر سو جائیں۔ فرینڈز کے سامنے بار، بار اس طرح سے انٹرفیئر کر کے میری انسلٹ مت کریں۔'' میرب نے نہایت بدتمیزی سے کہہ کر دھاڑ سے دروازہ بند کر لیا اور میں اپنی نظر میں خود ہی شرمندہ ہو گئی کیونکہ اس کی فرینڈز کا قہقہہ کافی بلند تھا۔ میں واپس اپنے کمرے کی طرف آ گئی۔

میری شادی کو صرف آٹھ ماہ ہوئے تھے۔ میرے پاپا کافی عرصے سے امریکا میں جاب کر رہے تھے۔ کسی دوست کے توسط سے میرا رشتہ یاور سے طے کیا گیا تھا، میں مما اور پاپا کی اکلوتی بیٹی تھی، مجھ سے بڑے شجاع بھیا تھے۔ وہ بھی امریکا میں تھے ہمارے

www.urdupalace.com

یہاں روپے پیسے کی کوئی کمی نہیں تھی۔ میں بہت لاڈ اور نازوں میں پلی لڑکی تھی لیکن ان سب کے باجود ہمارے گھر کا ماحول خالص اسلامی طور طریقوں پر مبنی تھا۔ مما اور میں خواہ گاڑی میں ہی مگر جہاں کہیں بھی جاتے اسکارف یا چادر نما دوپٹے سے سر کو چھپا کر نکلتے۔ نماز، روزہ اور دیگر اسلامی اقدار کی مکمل پاسداری کی جاتی۔ اس کے برعکس جب سے میں شادی ہو کر یہاں آئی تھی یہاں کا ماحول اور رہن سہن بالکل مختلف تھا۔ یاور کی مما اور چھوٹی بہن میرب جو کہ کالج میں پڑھتی تھی وہ دونوں بہت ماڈرن اور فیشن ایبل تھیں، یاور کی مما سوشل ورکر تھیں وہ اکثر سلیولیس بلاؤز پہن کر باہر یوں ہی نکل جاتیں...... مجھے یہ دیکھ کر بہت معیوب لگتا، اسی طرح میرب ایک آزاد، خودسر اور بگڑی ہوئی لڑکی تھی وہ ہر چیز میں اپنی مرضی کی مالک تھی۔

میں نے ابتدا میں بہت کوشش کی کہ میرب کو اچھے برے کا احساس دلاؤں۔ صحیح اور غلط کی نشان دہی کروں مگر...... میں اپنی کوشش میں ناکام رہی، اس معاملے میں مما کو کوئی پروانہیں تھی اور نہ ہی یاور کو، ان لوگوں نے میرب کو مکمل آزادی دے رکھی تھی اور وہ اس کا کافی حد تک غلط فائدہ اٹھا رہی تھی۔

میں نے ایک دو بار دبی زبان سے کچھ کہنا چاہا لیکن یاور نے میری بات سننے سے پہلے ہی اِدھر اُدھر کی باتوں میں یہ بات اڑا دی۔ اس روز اتفاق سے میرب اور میں دونوں ہی گھر پر تھے، میرب اپنا سیل چارج پر لگا کر نہانے چلی گی۔ تھوڑی دیر بعد اس کا سیل بجنے لگا۔ ایک، دو، تین، بار مسلسل بیل ہو کر بند ہوئی پھر لگا تار میسجز آنے لگے۔ نہ چاہتے ہوئے بھی میں نے اب کے آنے والی کال ریسیو کرلی۔ دوسری جانب بغیر ہیلو کوئی شروع ہو گیا۔

''میرب میں سمیرا بات کر رہی ہوں، تم نے آخر خود کو کیا سمجھ رکھا ہے اتنا ناز ہے اپنے حسن پر کہ جس کے ساتھ چاہے چکر چلا لو اب تم نے احد کو پھنسا لیا ہے، کل تک تمہاری جان بلال تھا، یاد رکھو اگر تم نے احد کا پیچھا

خصوصی دعا

وفاؤں کے خمیر سے خوب آشنا ہو
بے وفائیوں سے نہیں ہرگز گھبراؤ
سچ کے اکسیر سے معتبر ہے زندگی
جھوٹ کے زہر سے اپنا آپ بچاؤ
گردِ غم سے خود کو رکھنا مانوس
خوشیوں میں مقصدِ عظیم نہ بھول جاؤ
نفرت کی وادیوں میں جھانکنا کبھی نہ
محبت کے سلسلوں میں اپنا نام لکھاؤ
کوثر دعا کی بارشیں برسائی جائیں گی
اے میرے چارہ گر یوں نہ آزماؤ
دفاع کی سرزمین ہے یہ میرا پاکستان
آؤ میرے ساتھ مل کر اسے سجاؤ

کاوش: کوثر خالد، جڑانوالہ

نہیں چھوڑا تو میں تمہارا وہ حشر کروں گی کہ تم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گی۔ میں یہ کام بنا بتائے بھی کر سکتی تھی کیونکہ تم میری پہنچ سے ناواقف ہو لیکن چونکہ تم میری دوست تھیں اس لیے تمہیں وارننگ دے رہی ہوں آگے تم خود سمجھدار ہو، میرے پاپا کو تو تم جانتی ہی ہو۔'' کسی لڑکی نے نہایت غصے اور تیز لہجے میں لمبی چوڑی بات کی اور بنا جواب سنے کال کاٹ دی۔

''اُف!'' ابھی دو دن پہلے ہی میں نے اس کو کسی احد نام کے لڑکے سے فون پر بات کرتے سنا تھا۔ یہ لڑکی نہ جانے کیا، کیا کرتی پھر رہی ہے۔ تب ہی پیچھے سے میرب آ گئی۔ میرے ہاتھ میں اپنا سیل فون دیکھ کر ٹھٹک گئی۔

''میرب، یہ سمیرا اور احد کون ہیں؟'' میرے سوال پر وہ چونکی اس کے چہرے پر عجیب سا رنگ آ گیا۔

''آپ......آپ...... نے میرا سیل چیک کیا ہے......؟ اتنی چھوٹی اتنی گھٹیا حرکت......؟ کوئی مینرز

www.urdupalace.com

کوئی ایٹی کیٹس آتے ہیں کہ نہیں؟ کیوں میرے پیچھے لگی رہتی ہیں؟ آپ ثابت کیا کرنا چاہتی ہیں؟ شرم نہیں آتی آپ کو ایسا کرتے ہوئے؟'' اس کا غصہ عروج پر تھا۔

''میرب زبان سنبھال کر بات کرو، مجھے کوئی شوق نہیں تمہارا سیل چیک کرنے کا...... مسلسل کالز آرہی تھیں تو میں نے کال ریسیو کرلی اور تم...... تم...... کیا حرکتیں کررہی ہو؟ کیوں اس طرح کی حرکتیں کرتی ہو بلال کے بارے میں تم مما سے بات کررہی تھی ناں پھر یہ احد کہاں سے آگیا اور تم......''

''بس کریں......'' میری بات پوری ہونے سے پہلے ہی اس نے کاٹ دی۔

''آپ اپنے کام سے کام رکھا کریں! آپ ہوتی کون ہیں میرے معاملات میں بولنے والی؟ آخر آپ کو تکلیف کیا ہے...... جب میری مما اور میرے بھیا میرے معاملات میں نہیں بولتے تو آپ کون ہوتی ہیں؟ میری مرضی ہے، میری لائف ہے، میں جس طرح سے گزاروں اگر آئندہ آپ نے مداخلت کرنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔'' بدتمیزیوں کی ساری حدیں پار کرتی ہوئی وہ میرے ہاتھ سے سیل فون چھین کر اندر کی طرف چلی گئی اور میں اپنی بےعزتی پر ہونٹ کاٹتی رہ گئی۔

''لیکن یہ کوئی اچھی بات نہیں...... کہ اسے باقاعدہ دھمکیاں مل رہی ہیں اگر خدانخواستہ کچھ اونچ نیچ ہوجائے تو......؟'' مجھے جھرجھری آگئی، نہ جانے کیوں گھبراہٹ سی ہونے لگی تب میں نے سوچا یاور سے بات کروں۔ ابھی میں نے یاور سے تذکرہ کیا ہی تھا، پوری بات بھی نہیں بتائی کہ یاور الٹا مجھ پر برس پڑے۔

''افوہ سیرت......! تمہیں تو CID میں ہونا چاہیے تھا یار...... اس عمر میں سب ایسے ہی ہوتے ہیں، انجوائے منٹ، گھومنا پھرنا اور لائف کو بھرپور طریقے سے انجوائے کرنا، دوستیاں، یاریاں اور نہ جانے کیا، کیا...... وقت کے ساتھ سب بدل جاتے ہیں ایک وقت تھا کہ میں بہت فلرٹی تھا۔ کالج، یونیورسٹی کی ہر لڑکی کا آئیڈیل اور میں نے بھی خوب افیئر چلائے۔ یار یہ زندگی ہوتی ہی ایسی ہے پریکٹیکل لائف میں سب سنبھل جاتے ہیں جیسے کہ میں اب دیکھو سوائے تمہارے کسی کی طرف دیکھتا ہوں نہ بات کرتا ہوں قسم سے میرا سیل چیک کرلو صرف تین female کے نمبرز ہیں تم، مما اور میرب۔'' یاور نے ہنسی مذاق میں میری بات اڑا کر شرارت سے مجھے کاندھے سے تھام کر خود سے قریب کرلیا۔ اور میں خالی، خالی نظروں سے ان کے مطمئن اور مسکراتے ہوئے چہرے کو دیکھتی رہ گئی۔

میں نے بھی سوچا کیوں خواہ مخواہ میں اکیلی ہی ہر بات کی ٹینشن لوں، بےعزت ہوں، باتیں سنوں اس لیے میں نے بھی خاموشی سادھ لی۔ یاور مجھ سے بہت پیار کرتے تھے، میرا خیال رکھتے، گھر میں کھانا پکانے کے لیے خانساماں تھا، جھاڑو پونچھے کے لیے ماسی آجاتی، مجھے کوئی کام ہی نہ ہوتا۔ مما بھی دن بھر باہر ہوتیں، میرب الگ مصروف البتہ یاور کے آفس سے آنے کے بعد کا سارا ٹائم میرے لیے ہوتا۔ ویسے گھر، گھر جیسا نہیں لگتا تھا سب اپنے کام سے کام رکھتے۔ یاور آفس سے آتے تو ہم دونوں گھومنے نکل جاتے، ڈنر باہر کرلیتے کبھی کسی کے گھر چلے جاتے۔ مووی دیکھ لیتے، میں نے ابتدا میں میرب سے گھلنے ملنے کی کوشش کی تھی، اس سے بات کرنے، اس کی مصروفیت کے بارے میں جاننے کی کوشش کی مگر میرب کی سردمہری اور بےاعتنائی دیکھ کر پیچھے ہٹ گئی۔

میں خیالات سے چونکی فجر کا ٹائم ہونے والا تھا۔ میرے سیل کا الارم بج اٹھا تھا۔ تب باہر سے گاڑیوں کی آوازیں آنے لگیں۔ میرب کی فرینڈز کو ان کے گھر والے واپس لے جانے کے لیے آئے تھے۔ میں کھڑکی سے سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ میرب سب سے گلے مل کر رخصت کررہی تھی۔ تمام دوستیں جاچکی تھیں۔ چوکیدار شاید واش روم کی طرف گیا ہوا تھا۔ تب ہی میرب گیٹ بند کرنے لگی تھی دفعتاً میں نے دیکھا کہ کوئی لمبا تڑنگا سا

www.urdupalace.com

آدمی جو کالے کپڑے پہنے ہوئے تھا گیٹ کو دھکا دے کر اندر آ گیا۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ سمجھتی شاید میرب کی نظر کھڑکی میں کھڑے مجھ پر پڑ چکی تھی وہ آدمی میرب کو پکڑنا چاہتا تھا۔ ''بھابی......'' وہ پوری قوت سے چلائی تھی، میں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ بدحواس ہو کر گیٹ کی طرف بھاگی ساتھ ہی گھر کی لائیٹیں بھی آن کر دیں......وہ آنے والا شخص بدحواس ہو کر میرب کو زور سے دھکا دے کر جان بچا کر بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اُدھر سے چوکیدار بھی دوڑ کر آیا تھا۔

''بھابی...... بھابی......'' وہ دوڑ کر مجھ سے لپٹ گئی اور زارو قطار رونے لگی۔ اس کا سارا وجود کپکپا رہا تھا۔ خوف و دہشت سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔ اس نے آنے والے آدمی کے ہاتھ میں پستول دیکھ لیا تھا۔ موت کو اتنے قریب سے دیکھ کر اچھے سے اچھے آدمی کا برا حال ہو جاتا ہے وہ تو ایک لڑکی تھی......

''بھابی...... بھابی......شکر ہے آپ نے مجھے بچا لیا۔'' میں اس کو تھام کر اندر کی طرف لے آئی۔

''نہیں، نہیں ایسے مت بولو، میں کیا چیز ہوں یہ تو اللہ کا کرم ہے کہ اس نے تمہیں بچا لیا۔'' میں نے جلدی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہا......لاؤنج میں اسے بٹھا کر پانی پلایا۔

''میں معافی کے قابل نہیں ہوں بھابی، کیا اللہ پاک مجھے معاف کر دے گا۔'' اذانیں شروع ہو چکی تھیں، اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر روتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں، ہاں کیوں نہیں، وہ رحیم ہے، رحم کرنے والا، رحمٰن ہے، کریم ہے، ہم پر رحم کرنے والا، کرم کرنے والا، ہمارے گناہوں کو معاف کرنے والا بشرطیکہ ہم سچے دل سے توبہ کر لیں۔ ہمارے گناہوں کو بخشنے والی وہی ذات ہے جو ہم سے ستر ماؤں سے بڑھ کر محبت کرتا ہے اس کے در پر جانے والا خالی ہاتھ نہیں لوٹتا۔ اگر تم سچے دل سے توبہ کرو گی تو وہ ضرور معاف کرے گا۔'' میں نے اس کے کانپتے سرد ترین ہاتھوں کو تھام کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''حیَّ علی الفلاح حیَّ علی الفلاح......'' موذن کی خوش الحان آواز گونجی۔

''بھابی مجھے بھی فلاح چاہیے......بھابی مجھے معافی چاہیے اپنے رب سے......'' گیلی آنکھوں سے مجھے دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہی تھی۔

''چلو آؤ......اس کی ابتدا کرو، اپنے پروردگار سے معافی طلب کرو......اس کا در کبھی بند نہیں ہوتا......'' میں نے میرب کے ساتھ اسی کے کمرے میں نمازِ فجر ادا کی۔

''تم اگر ڈر رہی ہو تو میں یہیں سو جاتی ہوں۔'' نماز کے بعد میں نے کہا۔

''نہیں بھابی، تھینکس آپ نے ہمیشہ مجھے سمجھانے کی کوشش کی اور میں نے......'' روتے ہوئے وہ میرے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی تھی۔

''بس اب سب بھول جاؤ جو ہو گیا سو ہو گیا بس اللہ پاک آگے کے لیے بہتری اور فلاح کی راہیں کھولے۔'' میں نے پیار سے اس کی آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا۔

''بھابی آپ اپنے کمرے میں جائیں۔ میں اب خود کو بہت ہلکا پھلکا محسوس کر رہی ہوں۔ خود کو اللہ پاک کے حوالے کر کے اب مجھے سکون محسوس ہو رہا ہے۔ آپ بھی جا کر آرام کریں۔'' اس کے لہجے میں اتنا اعتماد اور یقین تھا کہ اسے سراہے بنا نہ رہ سکی۔

میں اپنے کمرے میں آئی حیران ہو کر پلکیں جھپکا، جھپکا کر اندر کا منظر دیکھ رہی تھی۔ مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ شادی کے آٹھ ماہ گزر جانے کے بعد آج پہلی بار میں یاور کو نمازِ فجر ادا کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ میری آنکھوں میں تشکر کے آنسو جھلملانے لگے۔

''یا اللہ...... تیرا لاکھ، لاکھ شکر ہے نئے سال کا طلوع ہونے والا پہلا سورج ہمارے گھر کے لیے فلاح اور نیکی کی روشنی لے کر طلوع ہو گا۔''